Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

روزنامہ

چہار شنبہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳ روپے، سہ ماہی ۷ روپے، ماہوار ۲ روپے ۸ آنے

فی پرچہ ۱ آنہ

۱۸ جمادی الاول ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸	۸ امان ۱۳۲۹ ہش	۸ مارچ ۱۹۵۰ء	نمبر ۵۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۷ امان: نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی الحمد للہ ۔۔۔ محمد حامل صاحب عارف بھاگل پوری کے بڑے لڑکے شفیع احمد صاحب سخت بیمار ہیں اور حالت روز بروز تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

شہنشاہ ایران کے پرتپاک خیر مقدم کی مثال لاہور کی تاریخ میں ڈھونڈے نہ ملیگی

شالامار باغ کی سجاوٹ مغلیہ عہد کی یاد تازہ کر رہی ہے

لاہور ۷ مارچ۔ ۸ مارچ سہ پہر کو ہز امپیریل میجسٹی تاجدار ایران کی لاہور شہر میں آمد پر عوام کی طرف سے اس قدر پرتپاک خیر مقدم کا مظاہرہ کیا جائیگا جس کی مثال لاہور کی تاریخ میں ڈھونڈے سے نہیں ملے گی۔ اورنگ زیب عالمگیر کے وقت سے شاہ ایران اولین مسلمان بادشاہ ہیں۔ جو مقتدر مسلمان بادشاہوں کی اس قدیم دار الحکومت میں تشریف لا رہے ہیں۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان آج بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لاہور تشریف لے آئے ہیں۔ شاہنشاہ موصوف کی آمد پر شاہی پاکستان فضائیہ کے ہوائی مستقر پر استقبالیہ پارٹی کی قیادت کریں گے۔ ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین کے متعلق توقع ہے کہ موصوف بھی جنگ نگ سے شہنشاہ ایران کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں۔ ایران سے گہرے ثقافتی رشتہ کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے اسلامی فنون و تمدن کے شاہکاروں پر استقبال کے انتظامات پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ شالامار باغ کو جہاں شہنشاہ کی خدمات میں شہریوں کی طرف سے سپاسنامہ خیر مقدم پیش کیا جائے گا۔ آراستہ و پیراستہ کیا گیا ہے۔ آج یہ باغ ایک ایسی پرشکوہ صورت لئے ہوئے ہے جیسے مغل شہنشاہوں کے عہد کے بعد اب تک نصیب نہیں ہوئی تھی۔ پانی کے حوضوں میں فواروں کی لمبی قطاریں اور تین تختوں میں تالابوں کی مرمت کی گئی ہے۔

سنگ مرمر کی آبشاروں، چاٹوں اور چبوتروں کو پالش اور سرخ رنگ کے پتھر کی تعمیرات کو صیقل کیا گیا ہے۔ تاجدار ایران دوسرے تختہ میں جھیل کے درمیان میں وسطی چبوترہ میں جلوہ افروز ہوں گے جب کہ آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جائے گا۔

دوسری رنگا رنگ کی استقبالیہ تقریب پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی گراؤنڈز میں منعقد ہوگی جہاں شہنشاہ موصوف رونق افروز ہوں گے جمعرات کو کافی رات گئے یہ تقریب شروع ہوگی جس میں چراغاں اور آتشبازی بھی شامل ہے اسمبلی کی عمارت کو رنگا رنگ کے قمقموں سے بقعہ نور بنایا جائیگا۔ اس استقبالیہ دعوت کے پروگرام میں قوالی اور دوسری موسیقی بھی

پاکستان پریس ٹرسٹ آف انڈیا کی معرفت اپنی خبریں بھیجنے کو کبھی قبول نہیں کر سکتا

کراچی ۷ مارچ۔ پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کے صدر مسٹر الطاف حسین نے آج ایک بیان میں رائٹر کی خبر رساں ایجنسی سے استفسار کیا ہے کہ کیا انہوں نے بھارت کے پریس ٹرسٹ آف انڈیا یا پی۔ ٹی۔ آئی کو پاکستان کی خبریں لندن اور دوسرے ملکوں میں بھیجنے کا اختیار دیا ہے۔ آپ نے کہا پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے ڈائرکٹروں نے اپنے بیان میں اس بات کا اظہار کیا ہے۔ ان کا ادارہ رائٹر کی طرف سے پاکستان کی خبریں لندن اور دیگر ممالک کو بھیجنے کا کام انجام دیتا ہے۔

اس سے صورت حال میں سخت پیچیدگیاں پیدا ہوگئی ہیں کیونکہ اگر صورت حال واقعی یہی ہے تو اس انتظام سے سوائے پاکستان کو نقصان پہنچنے کے اور کوئی نتیجہ نکل ہی نہیں سکتا۔ آپ نے کہا جب بھارتی اخبار کے سلسلہ میں بات چیت ہو رہی تھی۔ اس وقت ہم نے رائٹر والوں سے کہا تھا کہ پاکستان سے خبریں مہیا کرنے کا کام وہ خود انجام دیں۔ بلکہ یہ کہ پاکستان میں خبریں فراہم کرنے کیلئے علیحدہ ادارہ قائم کیا جائے تو رائٹر کے حکام نے کہا تھا کہ اس کام میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ آپ نے حکومت پاکستان کو توجہ دلائی ہے کہ اب اس معاہدے کی واضح طور پر خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ پاکستان نہ کبھی قبول کر سکتا ہے اور نہ کرے گا۔ آپ نے رائٹر کے منتظمین کو تاکید کی ہے کہ وہ اس امر کی توضیح کریں۔

مسئلہ کشمیر پر بحث ملتوی

لیک سکسیس ۷ مارچ۔ ایک اطلاع کے مطابق چار بڑی طاقتوں کی مشترکہ قرارداد پر کشمیر کے تعطل کے متعلق سلامتی کونسل میں جو آج بحث ہونے والی تھی وہ آج ملتوی ہو گئی ہے۔ بحث غالباً کل ہوگی۔

پولیٹیکل سائنس کانفرنس کا سہ روزہ اجلاس ختم ہوگیا

لاہور ۷ مارچ۔ آج یہاں پہلی آل پاکستان پولیٹیکل سائنس کانفرنس کا سہ روزہ اجلاس ختم ہوگیا۔ صبح کی نشست میں جسٹس ایس۔ اے۔ رحمن نے خطبہ صدارت پڑھتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ قرارداد مقاصد کو عملی جامہ پہنانے اور اسلامی اصولوں کے مطابق نیا آئین مرتب کرنے میں سخت احتیاط کی

ہندوستان کے چار کروڑ مسلمانوں کی حفاظت کیلئے مؤثر اقدامات کی ضرورت

اقلیتوں میں اعتماد بحال کرنے کے متعلق حسین شہید سہروردی کی تجاویز

لاہور ۷ مارچ۔ مسٹر حسین شہید سہروردی نے آج شام ایک پریس کانفرنس میں ہندوستان اور پاکستان کی اقلیتوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کے متعلق متعدد تجاویز بیان کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ دونوں حکومتوں کو مرکزی اور صوبائی وزارتوں میں ایک ایک نئے وزیر کا اضافہ کرنا چاہیے۔ جو خالصتاً اقلیتوں کے مفاد کی نگہداشت اور دیکھ بھال کا کام پوری توجہ اور تندہی سے سر انجام دے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اقلیتوں میں اس وقت تک اعتماد پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ انہیں یہ احساس نہ دلایا جائے کہ ان کے جان و مال کی حفاظت کا خاطر خواہ انتظام کر دیا گیا ہے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ انہیں ذمہ دار عہدوں پر فائز کیا جائے۔ ہندوستان کی حکومت کو چاہیے کہ وہ اقلیتوں کی نگہداشت کے سلسلے میں مسلمانوں کو وزارت میں شامل کرے جو تقسیم سے قبل مسلم لیگ کے رکن تھے۔ اور اسی طرح مشرقی پاکستان میں سابق کانگریسی ہندوؤں کو نمائندگی دی جائے۔

مسٹر سہروردی نے پاکستان اور ہندوستان میں اقلیتوں کے مسئلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد بیان کیا کہ اس وقت برصغیر میں فرقہ وارانہ پوزیشن ایسی صورت اختیار کر گئی ہے جو نہایت خطرناک نتائج پر منتج ہو سکتی ہے۔ آپ نے اقلیتوں کے مسئلے کو حل کرنے کے سلسلے میں جو وہ تجاویز پیش کیں جن میں آپ نے اقلیتوں کے اندر داخلی حکومت۔ اکثریت والی جماعت اور پولیس حکام کے خلوص نیت کے متعلق اعتماد بحال کرنے پر زور دیا۔ آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم [illegible]

ضرورت ہے۔ آپ نے کہا کہیں ہماری غفلت کی وجہ سے ایسا نہ ہو کہ جدید سیاسی نظریوں کی بھول بھلیاں ہم کو ہمارے روحانی ورثہ سے محروم کر دیں۔ ہمیں اس بنیادی اصول کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ انجام کار حقیقی روحانی جمہوریت کا قیام ہی اسلامی طرز حکومت کا اصل مقصد ہے۔ آپ نے دوران تقریر میں ان اعتراضوں کا جواب بھی دیا۔ جو بالعموم مغربی مفکرین کی طرف سے اسلامی نظام حکومت پر کئے جاتے ہیں۔

دو باہم ملاقات کر کے اس مسئلہ کو از سر نو حل کرنے کی کوشش کریں۔ اس سے ہندوستان کے چار کروڑ مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کی کوئی صورت نکل سکے گی۔ ان تجاویز میں پریس پر کنٹرول اور بے ضابطگی برتنے والے افسران کو سخت ترین سزائیں دینے پر بھی زور دیا گیا تھا۔

یہ ٹریکٹ جعلی ہے

باوجود ہمارے بار بار توجہ دلانے کے لاہور کے بعض اخبارات اب بھی یہ غلط فہمی پھیلا رہے ہیں کہ "آفتاب ہندوستان" کے نام سے جو ٹریکٹ ملتان۔ لائلپور اور گوجرانوالہ سے "ناظر دعوت تبلیغ خدام احمد" کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ وہ احمدیوں نے شائع کیا ہے۔

یاد رہے کہ ایسا کوئی ٹریکٹ احمدیوں نے شائع نہیں کیا۔ یہ ٹریکٹ جعلی ہے۔ اور جو اخبارات اس کے حوالے سے احمدیوں کے خلاف لکھتے ہیں وہ محض ملک کو فریب دینے کے لئے ایسا کر رہے ہیں۔

امام جماعت احمدیہ نے کبھی یہ نہیں کہا کہ:۔

"جماعت احمدیہ کا یہ الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان کا وجود عارضی ہے"

یہ سراسر جعلی ٹریکٹ شائع کرنے والوں کی افترا پردازی ہے۔ (ادارہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۸ مارچ ۱۹۵۰ء

سنت اللہ

الفضل کی کسی قریبی گذشتہ اشاعت میں ہم نے اپنے ایک خط اور اسلامی جماعت کے ایک ارگن کی طرف سے اس کے جواب کا ذکر کیا تھا۔ ہم نے اس خط میں لکھا تھا۔

"تمام دنیا پر نظام باطل چھایا ہوا ہے۔ سید مودودی صاحب اور آپ کی توجہ غنیمت ہے۔ مگر عرض ہے کہ جس حال کو دیکھ کر آپ کا دل بیچین ہو گیا اللہ کریم کو بھی اس کی خبر ہے؟ قرآن کریم کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ جب جب دنیا پر ایسی بلکہ اس سے بھی کم تر بربادی آئی ہے۔ تو اس کی سنت ہے کہ وہ ایک ہادی دنیا کی راہ نمائی کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ کیا اب اس کی سنت بدل گئی ہے؟"

اصل مکتوب الیہ جناب مولوی عبدالرزاق صاحب نے تو اس کا کوئی جواب دینا شاید اپنی شان کے خلاف سمجھا تھا۔ مگر آپ کے ایک دوست (ا-ن-ص) صاحب نے یہ تکلیف گوارا فرمالی ہے۔ اور کوثر میں اس کا جواب فرمادیا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ نے اپنے گرامی نامہ کی ابتدائی سطور میں جو سنت اللہ بیان فرمائی ہے کیا اس کا تقاضا یہ نہیں تھا۔ کہ "ظہور مرزا" سے پہلے جو تاریک صدیاں گزر چکی تھیں ان میں پے در پے نبی ظہور کریں۔ اور نو بہ نو ہادیان حق دنیا کی راہ نمائی فرمائیں۔ کیا خلافت راشدہ کے الغاء کے بعد کا سارا طویل زمانہ وہ سنت اللہ محو خواب رہی ہے یا آپ کے الفاظ میں کہوں تو یوں کہوں کہ اتنا طویل دور تاریک گذرتا رہا اور کیا خدا کو اس کی خبر نہ ہوئی؟ —— پھر یہ سنت ایک انیسویں صدی ہی میں کیوں آدھمکتی ہے کہ میں ہوں اور ابھی تک ہوں؟ —— نیز یہ مسئلہ بھی زیر غور ہے۔ بقول آپ کے تمام دنیا پر نظام باطل مسلط ہے۔ اور مرزا صاحب کی نبوت آئی اور گزر گئی اور وہ پھر بھی بدستور مسلط ہے۔ تو کیا آپ کی مزعومہ سنت اللہ کے تحت ایک اور نبی کا ظہور اس وقت نہ ہو جانا چاہیئے۔

آپ کے اصول پر "سنت اللہ" کا جو مفہوم بنتا ہے۔ وہ تو اس کا مقتضی ہے کہ دنیا پر جب تک گمراہی کا تسلط ہے۔ تو ہر آن اس میں ایک نبی کو موجود ہونا چاہیئے۔ ورنہ سنت اللہ میں تبدیلی آجائے گی۔ معاف کیجئے آپ کی رائے یہ ہے کہ سنت اللہ کو آپ کے مفروضات ذہنی کے ساتھ چلنا چاہیئے۔ حالانکہ "سنت اللہ" سنت اللہ ہے۔ آپ نے سنت اللہ کو غلط سمجھا ہے اور یہ کوئی ضروری بھی نہیں کہ ہر زید بکر سنت اللہ کو ضرور سمجھ ہی لے۔ (کوثر ۵ مارچ ۵۰ء)

اگر اس جواب سے تعریض، طنز، نعرہ بازی اور طرز نگاری کو جو احراری قسم کے اسلامی جماعت والوں کا خاصہ ہے علیحدہ کر دیا جائے۔ تو آپ کا مطلب حسب ذیل بنتا ہے۔ کہ جو سنت اللہ کا مفہوم ہم نے بیان کیا ہے وہ غلط ہے اور صحیح مفہوم کچھ اور ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ آپ اصل مفہوم بھی پیش کریں گے۔ لیکن افسوس ہے کہ آپ نے ایسا نہیں کیا۔ جس کی وجہ شاید یہ ہے کہ آپ ابھی تک مفہوم کا تعین نہیں کر سکے۔ خیر اگر آپ ہماری مندرجہ بالا عبارت پر غور فرماتے۔ اور پھر تاریخ اسلام کو مدنظر رکھتے تو ممکن تھا کہ آپ کو اس "سنت اللہ" کی سمجھ آجاتی جس کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ اور آپ کو اتنی طویل گفتگو کی ضرورت نہ پڑتی۔

بے شک خلافت راشدہ کے بعد سے تاریک دور شروع ہو گیا تھا۔ مگر اسلام کی تاریخ گواہ ہے۔ کہ صحابہ کے بعد تابعین اور تابعین کے بعد تبع تابعین اسلام کے چراغ کو روشن رکھتے رہے ہیں اور پھر بادشاہی دور میں بھی اللہ تعالےٰ کے ایسے عظیم الشان خدا کے بندے پیدا ہوتے رہے ہیں جنہوں نے کم و بیش اس چراغ کو جلتا رکھا۔ یہاں تک کہ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے پہلے عین متصل پے بہ پے ہندوستان ہی میں ایسے علمائے حق جو مجددین کہلائے۔ مثلاً حضرت مجدد الف ثانی رح، حضرت مظہر جان جاناں رح، حضرت سید ولی اللہ شاہ محدث دہلی رح اور پھر حضرت سید احمد بریلوی رح پیدا ہوئے۔ اس دور کے آخری چراغ حضرت سید احمد بریلوی رح ہیں آپ کے بعد وہ دور شروع ہوا جس کو موجودہ دور کہا جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس دور میں جس قدر تاریکیاں گھر آئیں ہیں۔ اس کی مثالی تیرہ سو سال میں نہیں ملتی۔ اگر ضرورت پڑی۔ تو ہم اسکو خود مودودی صاحب کی تحریروں سے ثابت کردینگے۔

شاہ اسمٰعیل شہید فرماتے ہیں۔

زمانہ کے جاہلوں کی تنبیہ کرنا ہے کہ وہ ولایت ربانی کو ممتنعات عقلیہ سے شمار کرکے اوائل امت پر اسے منحصر سمجھ کر انقطاع نبوت کی طرح ولایت کے انقطاع کے قائل ہو گئے ہیں۔ "صراط مستقیم"

فی الحال "کوثر" کی اسی اشاعت سے حسب ذیل ملاحظہ فرمائیے۔

"غور تو کیجئے ہم نے کتنے نام کھتے جن کو بے معنی بنا رکھا ہے "مسلم" ہی کو لیجئے جو اللہ نے ہمارا نام رکھا تھا۔ یعنی خدا کا فرمانبردار اور اب مسلم کے معنی کیا رہیا؟ کچھ بھی نہیں"۔

(کوثر ۵ مارچ ۱۹۵۰ء صد۲ سیر و سفر)

کیا یہ حالت دردناک نہیں ہے؟ کیا یہ ایسی حالت نہیں ہے کہ جیسی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی؟ اب تو بقول کوثر "مسلم" کا نام ہی بے معنے ہو کر رہ گیا ہے۔ اس لئے اصلی معنی میں تو موجودہ کسی مسلمان پر اس کا اطلاق جائز نہیں۔ بلکہ برعکس نہند نام زنگی کافور والی بات ہو گئی ہے۔ (صرف داد زیادہ ہے) کیا ا-ن-ص صاحب کا مطلب یہ ہے۔ کہ خلافت راشدہ کے بعد مسلمانوں کا ایسا ہی حال چلا آیا ہے؟ پھر تو احمدیوں پر لوگوں کو بھڑکانے کے لئے جو یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ تمام دوسرے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں کتنا خفیف ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جناب ا-ن-ص صاحب کے خیال کے مطابق تو خلافت راشدہ کے عین بعد ہی "مسلم" کا لفظ بے معنی ہو گیا تھا۔ اور اس وقت سے لے کر آج تک کسی مسلمان کہلانے والے پر اس کا اطلاق جائز نہیں ہوگا۔ گویا احمدیوں نے تو صرف اس زمانے کے مسلمانوں کو ہی کافر بنایا تھا۔ مگر ا-ن-ص صاحب نے تو تمام اسلامی تاریخ پر ہی ہاتھ صاف کر دیا ہے اللہ اللہ! ان تمام ائمہ دین اور مجددین رحمہم اللہ علیہم کو بھی نہیں چھوڑا۔ جنہوں نے قیام دین کے لئے اپنی زندگیاں قربان کر دیں۔ اور احیائے دین و تجدید اسلام کرتے رہے

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ آمدم برسر مطلب۔ قرآن کریم کے مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ ترسیل انبیاء علیہم السلام ایک نہایت واضح سنت اللہ ہے۔ قرآن کریم کا صفحہ صفحہ اس کا شاہد ہے۔ خود قرآن کریم کا وجود اس کا زندہ ثبوت ہے۔ کوئی عالم قرآن تو کیا سرسری مطالعہ کرنے والا بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ ہمیں قرآن کریم سے اس کا حوالہ دینے کی بھی ضرورت نہیں بلکہ ایسا کرنے کو ہم جناب ا-ن-ص صاحب کی عالمیت کی ہتک سمجھتے ہیں

اب سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالےٰ کی یہ واضح سنت منسوخ ہو گئی ہے؟ ظاہر ہے کہ ایسی واضح سنت کو منسوخ کرنے کے لئے قرآن کریم میں واضح اعلان ہونا چاہیئے تھا۔ جو قطعاً اس میں موجود نہیں ہے۔ واضح اعلان تو کیا قرآن مجید میں ایک لفظ بھی اس ضمن میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ہے تو پیش کیا جائے؟

ایں گوئے است وایں میداں

اگر اللہ تعالےٰ کی یہ سنت منسوخ نہیں ہوئی تو نتیجہ ظاہر ہے۔ اب قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات پر غور فرمایا جائے۔

اے جن وانس کے گروہ کیا تم ہی میں سے تمہارے پاس رسول نہیں آئے تھے؟ جو ہماری آیات تم کو سناتے تھے (غور طلب ہے الفضل) اور تمہیں اس دن سے ڈراتے تھے جو تمہیں پیش آنے والا تھا وہ (جن و انس) کہیں گے۔ کہ ہم خود اپنے آپ کے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ اس لئے کہ انہیں ورلی زندگی نے دھوکا دے رکھا تھا؟ اور انہوں نے اپنے آپ کے خلاف یہ گواہی دی۔ کہ انہوں نے انبیاء کو ماننے سے انکار کر دیا۔ یہ (ترسیل انبیاء علیہم السلام کی سنت) اس لئے ہی کہ اے پیغمبر تیرا رب بستیوں کو ظلم سے درآنحالیکہ ان میں رہنے والے بے خبر ہوں تباہ نہیں کرتا۔ اور ہر ایک کے لئے ان کے اعمال کے مطابق درجے ہیں۔ اور جو کچھ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالےٰ اس سے غافل نہیں ہے۔ الیٰ آخرہ

(انعام ۱۳۲-۱۳۴)

قرآن کریم میں اس معنے کی اور بھی آیات ہیں کہ جب اللہ تعالےٰ کسی قوم کی بداعمالیوں کی وجہ سے یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اسکو تباہ کر دیا جائے تو پہلے ان پر اتمام حجت کے لئے اپنا رسول بھیجتا ہے۔ تاکہ انہیں متنبہ کیا جائے۔ اور ان کو پورا پورا موقعہ دیا جائے۔ کہ وہ اپنی اصلاح حال کر لیں۔ اگر اللہ تعالےٰ ایسا نہ کرے تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک بے خبری میں ان پر عذاب لانا ظلم ہوگا۔ اس لئے جہاں اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ ایسے حالات میں وہ اپنے رسول بھیجتا ہے۔ وہاں یہ بھی اس کی سنت ہے۔ کہ جو لوگ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہلاکت کے سزاوار ہو چکے ہوں۔ ان کو بے خبری میں ہلاک نہیں کرتا۔ بلکہ پہلے اپنا رسول بھیجکر ان کو متنبہ کرتا ہے۔ اگر وہ اس کے بھیجے ہوئے رسول کے انتباہ کے باوجود اپنی بداعمالیوں پر اڑے رہتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ ان کو تباہ کر دیتا ہے۔ (باقی ص۸ پر)

چند سوال اور ان کے جواب

از دارالافتاء ربوہ

سوال ۱:۔ آخری رکعت میں امام دوسرا سجدہ کرنا بھول گیا۔ سلام کے بعد لوگوں کے توجہ دلانے پر سجدہ سہو کے دو سجدے تو کر لئے گئے لیکن بھولا ہوا سجدہ پھر بھی نہ کیا گیا۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ کیا دوبارہ نماز پڑھی جاوے۔ یا فرض رہا ہوا سجدہ احباب کو بلا کر دوبارہ جماعت کی صورت میں کیا جائے؟

جواب ۱:۔ جہاں تک بھولے ہوئے سجدہ کے ادا کرنے کا تعلق ہے یہ ضروری ہے کسی دوسرے رکن سے اس کی تلافی نہیں ہوتی۔ نماز کے جملہ ارکان ادا کرنے کے ساتھ ہی ادا ہوتے ہیں۔ کوئی اور فعل ان کے قائمقام نہیں ہوسکتا۔ علامہ ابن رشد بدایۃ المجتہد میں لکھتے ہیں:۔

اتفقوا علیٰ ان ما کان منها رکنا فهو یقضی اعنی فریضة وانه لیس یجزی منه الا الاتیان به ...... مثل من نقص اربع سجدات من اربع رکعات سجدة من کل رکعة ...... قالوا یاتی باربع سجدات متوالیة وتکمل بها صلاته وبه قال ابو حنیفة والثوری والاوزاعی (بدایة المجتهد ص۱۲۹ جلد۱)

یعنی علماء کا اس امر میں اتفاق ہے کہ نماز کے جو ارکان ہیں انہیں بعینہٖ ادا کرنا فرض ہے۔ کوئی اور فعل ان کی قائمقامی نہیں کر سکتا۔ مثلاً ایک شخص چار مختلف رکعات سے ایک ایک سجدہ بھول جاتا ہے۔ سجدہ چونکہ نماز کا رکن ہے۔ اس لئے اسے چار سجدے کرنے ہوں گے۔ وہ چار سجدے لگاتار کر لے۔ اس طرح اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔ علامہ شوکانی نیل الاوطار میں تشہد اول کی بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

لیس من فروض الصلوٰة اذ لو کان فرضاً لما جبر بالسجود ولم یکن بد من الاتیان به کسائر الفروض (نیل الاوطار جلد۳ ص۱۱۳)

یعنی پہلا تشہد فرض نہیں بلکہ سنت ہے۔ اس لئے کہ اگر فرض ہوتا تو اس کا ادا کرنا ضروری ہوتا اور سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہ ہوسکتی۔ جیسا کہ دوسرے فرائض کا حال ہے۔

ذوالیدین کا مشہور واقعہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔

عن ابی هریرة قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم احد صلاتی العشی فصلی رکعتین ثم سلم ...... وفی القوم رجل یقال له ذوالیدین فقال یا رسول الله انسیت ام قصرت الصلوٰة؟ فقال لم انس ولم تقصر فقال اکما یقول ذوالیدین؟ فقالوا نعم فتقدم فصلی ما ترک ثم سلم ثم کبر وسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع رأسه (متفق علیه)

یعنی ابو ہریرۃ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ اور صرف دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا لوگ کچھ حیران ہوئے۔ لیکن پوچھنے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ لیکن ایک شخص نے جسے ذوالیدین کہا جاتا تھا آخر اس کی جرأت کر ہی لی۔ اور حضور سے پوچھا کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم کر دی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا نہ میں بھولا ہوں نہ نماز کم ہوئی ہے۔ پھر آپ نے دوسرے لوگوں سے بھی دریافت فرمایا۔ تو انہوں نے بھی ذوالیدین کی تائید کی۔ اس پر آپ نے نماز کے اس حصہ کو ادا فرمایا جو چھوٹ گیا تھا۔ اور پھر تکبیر کہی اور سجدہ سہو کیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے ہوئے ارکان کے ادا کرنے کے بعد آپ نے سجدہ سہو کیا۔ اور صرف سجدہ سہو کو ان کی تلافی میں کافی خیال نہ فرمایا۔

اب یہ سوال رہ جاتا ہے۔ کہ آیا وہ نماز جس میں ایک رکعت کا ایک سجدہ بھول سے رہ گیا ہے۔ اور بعد میں سجدہ سہو تو کر لیا گیا۔ لیکن اصل سجدہ نہیں دہرایا ہوگیا یا نہیں اور اگر نہیں ہوئی تو دوبارہ مقتدیوں کو جمع کر کے اجتماعی رنگ میں سجدہ ادا کرنا ضروری ہوگا یا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دوبارہ لوگوں کو جمع کر کے سجدہ کا دہرانا ضروری نہیں ہے۔ جہاں تک امام ابو حنیفہؒ کے مسلک کا تعلق ہے۔ ان کے نزدیک تو سجدہ سہو ہی ضروری نہ تھا۔ اس لئے جو سجدہ کیا گیا وہ چھوٹے ہوئے سجدہ کی جگہ لے لیگا۔ لہٰذا ان کے نزدیک تو گویا چھوٹا ہوا سجدہ ادا ہوگیا۔ اور نماز کے ناقص رہنے کا کوئی احتمال ہی نہ رہا۔ لیکن اگر سجدہ سہو بھی نہ کیا جاتا۔ تب بھی لوگوں کو ان کے منتشر ہونے کے بعد دوبارہ ان کو جمع کر کے سجدہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ امام کا اپنے طور پر منفردانہ حیثیت میں نماز پڑھ لینا کافی ہے۔ اس امر کی تائید میں میرا استدلال مندرجہ ذیل واقعہ سے ہے۔

قد صح عن عمر انه صلی بالناس وهو جنب ولم یعلم فاعاد ولم یعیدوا وکذالک عثمان وروی عن علی من قوله رضی الله عنهم۔ (المنتهی لابن تیمیہ ص۶۳۸ جلد۱)

یعنی ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے بھول کر نہائے بغیر نماز پڑھا دی۔ جب بعد میں آپ کو علم ہوا کہ نہانا آپ پر فرض تھا۔ تو آپ نے نہانے کے بعد نماز کو دہرا لیا۔ لیکن دوسرے لوگوں کو جنہوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی تھی اور منتشر ہو چکے تھے دہرانے کا حکم نہیں دیا۔ اور نہ انہوں نے از خود ہی اس نماز کو دہرایا۔ حضرت عثمانؓ سے بھی ایک ایسی ہی روایت ہے۔ اور حضرت علیؓ کا فتوےٰ بھی یہی ہے۔

سوال ۲:۔ قرآن شریف کی تلاوت سے قبل اعوذ پڑھنے کے بعد بسم اللہ کا پڑھنا ضروری ہے؟

جواب ۲:۔ قرآن شریف کی تلاوت سے قبل اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھنا قرآن کریم کے اس حکم کے مطابق ہے۔ جو مندرجہ ذیل آیت میں موجود ہے اذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطٰن الرجیم اور بسم اللہ پڑھنا اکثر صلحاء کا طریق تلاوت رہا ہے۔ حدیث میں بسم اللہ کے متعلق اس طرح آیا ہے۔ کہ ہر اچھے کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھنی چاہیئے۔ ورنہ اس کام میں برکت نہ ہوگی۔

سوال ۳:۔ جو شخص عصر کی نماز باجماعت یا گھر میں ادا کر کے مسجد میں گیا۔ اور وہاں عصر کی نماز ہو رہی تھی۔ تو کیا وہ نماز میں شامل ہو جائے؟

جواب ۳:۔ عصر کی نماز پڑھ کر اگر مسجد میں آئے اور وہاں باجماعت نماز ہو رہی ہو۔ تو اسے نماز میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ ہاں اگر اس مسجد کو کوئی خاص امتیازی حیثیت حاصل ہو۔ یا نماز پڑھانے والا امام بزرگی اور تقوےٰ میں خاص مقام رکھتا ہو۔ تو پھر نماز میں شامل ہو جانا اور زیادہ برکات کا موجب ہوگا۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ ایک شخص مسجد میں آیا۔ اور اس نے حضور کے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ حضور نے اس سے پوچھا مالک لم تصل مع الناس الست برجل مسلم فقال بلیٰ یا رسول اللہ ولکنی قد صلیت فی اهلی فقال علیه الصلوٰة والسلام اذا جئت فصل مع الناس وان کنت قد صلیت یعنی تو نے جماعت کے ساتھ کیوں نماز نہیں پڑھی۔ کیا تم مسلمان نہیں ہو۔ اس نے عرض کی حضور میں گھر میں نماز پڑھ آیا تھا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ جب تو مسجد میں آئے اور نماز ہو رہی ہو۔ تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھو چاہے تم گھر میں نماز پڑھ آئے ہو۔

فقہاء میں سے امام شافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کی یہی رائے ہے۔ امام ابو حنیفہؒ عصر اور مغرب کی نماز میں شمولیت کو جائز نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک دوسری نماز نفل ہوگی۔ اور عصر کے بعد نفل پڑھنا یا تین رکعت نفل پڑھنا جائز نہیں لیکن صحیح یہ ہے۔ کہ ان نمازوں میں بھی شامل ہو جانا چاہیئے۔ یہ کام اللہ تعالےٰ کا ہے۔ کہ وہ کس نماز کو فرض قرار دیتا ہے۔ اور کس کو نفل۔ حضرت ابن عمرؓ سے ایک دفعہ یہی سوال ہوا تو آپ نے فرمایا لیس ذالک الیک انما ذالک الی اللہ یعنی یہ تیرا کام نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے (موطا امام مالک)

نمبر ۴:۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرنے کی صورت میں کیا عشاء کی سنتیں فرض ہیں؟ ایک دوست نے بتایا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو سنتیں پڑھتے دیکھا گیا ہے۔

جواب:۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں اگر جمع کی جائیں تو بعد میں نوافل یا سنن کا پڑھنا ضروری نہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جمع نماز کی صورت میں مستحسن نہیں سمجھتے۔ ممکن ہے اس دوست کو غلط فہمی ہوئی ہو حضور نے وتر پڑھے ہوں اور وہ سمجھا ہو کہ شاید حضور نے سنتیں پڑھی ہیں۔ باقی سنتیں پڑھنا فرض تو کسی صورت میں بھی نہیں۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ:۔

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفة جمیعاً کل واحدة منهما باقامة ولم یسبح بینهما ولا اثر واحدة منهما۔ (بخاری)

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مغرب اور عشاء مزدلفہ میں جمع کیں۔ ہر ایک کیلئے علیحدہ اقامت کہی گئی۔ آپ نے نہ ان کے درمیان میں سنتیں پڑھیں نہ بعد میں۔

دعائے مغفرت

میری لڑکی عزیزہ امۃ الحی بعمر ۲ سال ۴ جنوری ۱۹۵۰ء چار دن کی علالت کے بعد اس دار فانی سے رحلت کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون احباب کرام دعائے مغفرت فرمائیں۔ شیخ محمد شریف سیکرٹری مال بد ملہی

سوال ۶ :- طلاق دینے کا ازروئے شریعت کیا طریق ہے؟

جواب :- اللہ تعالیٰ طلاق کو پسند نہیں فرماتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

"ابغض الحلال عند اللہ الطلاق"

یعنی جن چیزوں کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے ان میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اس کے نزدیک طلاق ہے۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے:-

"تزوجوا ولا تطلقوا فان الطلاق یھتز منہ العرش"

یعنی شادی کرو اور طلاق کی جرأت نہ کرو۔ کیونکہ طلاق سے عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے واضح ہے کہ شریعت نے ضرورت کی وجہ سے جہاں طلاق کی اجازت دی ہے وہاں اس کے ساتھ وہ ہدایات بھی دی ہیں جن کے پیش نظر طلاق کا کم سے کم امکان رہ جائے۔ سب سے پہلے یہ فرمایا کہ جب شادی کا زمانہ آئے اور اس کی خواہش پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ کے حضور خوب دعائیں کی جائیں۔ اور اس سے صحیح انتخاب کی توفیق مانگی جائے۔ چنانچہ اس کے متعلق حدیث میں آیا ہے:-

"اذا تزوج احدکم فلیکتم الخطبۃ ثم یتوضوء فیحسن وضوئہ ثم یصلی ما کتب اللہ لہ ثم لیستخر ربہ عز و جل"

یعنی جب تم میں سے کوئی شخص شادی کا ارادہ کرے تو اس سے پہلے کہ وہ کسی کے سامنے دلی پسند کا اظہار کرے اسے چاہیئے کہ وہ احتیاط کے ساتھ وضو کر کے نماز ادا کرنے کے لئے خدا کے حضور کھڑا ہو جائے اور استخارہ کے ذریعہ اس کے دربار سے خیر و برکت کا طالب ہو۔ اور جب اس کی طبیعت مطمئن ہو جائے تو پھر اگلا قدم اٹھائے۔ اس کے بعد انتخاب اور پسند کا مرحلہ ہے۔ اس کے متعلق یہ ہدایت دی گئی ہے کہ ہونے والی رفیقہ حیات کی سیرت کے متعلق اچھی طرح اطمینان کر لو چنانچہ فرمایا:-

"علیک بذات الدین تربت یداک"

یعنی اے عزیز لوگ شادی میں جن امور کو پیش نظر رکھتے ہیں ان میں سے سیرت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے تو دیندار اور نیک سیرت کی عورت سے شادی کر۔

دوسری چیز جو میاں بیوی کے تعلقات پر اثر ڈالتی ہے وہ صورت ہے اس کے اطمینان کیلئے یہ ہدایت کی کہ شادی کرنے سے پہلے نامزدہ کو دیکھ لو اور طبیعت کے اطمینان کا انتظام کر لو چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشہور صحابی مغیرہ بن شعبہ سے فرمایا:-

"انظر الیھا فانہ احری ان یؤدم بینکما" یعنی جس سے شادی کرنے کے لئے پیغام بھیجا ہے اسے دیکھ لو۔ اس طرح تمہاری آپس کی محبت دائمی اور گہری ہو جائے گی حضور کی عام ہدایت تھی تزوجوا الودود الولود یعنی مسلمان محبت کرنے والی اور زیادہ اولاد پیدا کرنے والی عورتوں سے شادیاں کریں۔ شادی کے بعد معاشرت کا سوال سامنے آتا ہے چنانچہ اس کے متعلق فرمایا۔ خیارکم خیارکم لنسائھم یعنی تم میں سے بہترین وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں اچھے ہیں۔ آپ عام طور پر فرمایا کرتے تھے ان المرأۃ خلقت من ضلع لن تستقیم علی طریقۃ فان استمتعت بھا استمتعت بھا وفیھا عوج وان تقیمھا کسرتھا۔ یعنی عورت پسلی کی طرح کسی قدر فطرتی کجی لے کر پیدا ہوتی ہے پس اگر تو عورت کی خوبیوں سے متمتع ہونا چاہتا ہے تو اس کے اندر فطرت کی یہ کجی رہنے دے۔ لیکن اگر اسے تو نے سیدھا کرنے کی کوشش کی تو وہ سیدھی تو کیا ہوگی البتہ ٹوٹ جائے گی۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا لا یفرک مؤمن مؤمنۃ ان کرہ منھا خلقا رضی منھا اخری یعنی مومن اپنی مومن بیوی سے نفرت نہ کرے۔ اگر اسے اس کی ایک بات ناپسند ہے تو اس کی دوسری خوبی سے اسے خوشی اور راحت بھی حاصل ہوتی ہے۔ ان سب مراعات کے بعد بھی اگر کسی جگہ میاں بیوی میں ان بن ہو جاتی ہے اور آپس کے تعلقات بگڑتے چلے جا رہے ہیں تو پھر شریعت کی یہ ہدایت ہے کہ گھر کے بڑے بزرگوں کو درمیان میں ڈال کر صلح صفائی کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ فرمایا فابعثوا حکما من اھلھا ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینھما (قرآن کریم)

یعنی ایک سرپنچ مرد کی طرف سے ہو اور ایک عورت کی طرف سے۔ اگر میاں بیوی کا ارادہ اپنی غلطیوں کی اصلاح کر لینے کا ہوا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کوشش کے نتیجہ میں انہیں اس کی توفیق دیدیگا۔ لیکن اگر یہ کوشش بھی کسی کی غلطی کی وجہ سے باعث کامیابی نہ بنے اور کوئی صورت باہم مل کر رہنے کی نظر نہ آئے تو پھر طلاق کے معاملہ پر غور کیا جائے۔ اس صورت میں اسے

ہدایت دی کہ طہر کے دنوں میں یعنی جب اس کی بیوی حیض کے دن گذار کر پاک ہوئی ہے قبل اس کے کہ وہ اس سے ہم بستر ہوا سے صرف ایک رجعی طلاق دے۔ یعنی لفظ طلاق استعمال کرے اور اس نیت کے ساتھ دے کہ اگر اس کا ارادہ بدل گیا تو وہ عدت کے اندر اس طلاق سے رجوع کرے گا اور پہلے کی طرح اسے اپنی بیوی بنالے گا۔ اس کے بعد کوئی مزید طلاق نہ دے یہانتک کہ اس کی عدت یعنی تین حیض کا زمانہ گذر جائے۔ شریعتِ اسلامیہ میں طلاق کی یہ صورت سب سے بہترین ہے۔ اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ مرد اگر چاہے یا آپس میں ان کی مصالحت ہو جائے تو عدت کے اندر وہ رجوع کر سکے گا۔ دوسرے اگر عدت کے اندر وہ رجوع نہ کر سکا اور عدت گذر جانے کے بعد کچھ دونوں کو سمجھ آئی اور مل کر رہنا چاہا تو وہ دوبارہ نئے سرے سے نکاح کر سکیں گے اور عورت کے کسی اور مرد سے نکاح کرنے اور پھر اس کے نکاح سے کسی اتفاقی حادثہ کے ماتحت آزاد ہونے (یعنی حتی تنکح زوجاً غیرہ) کی جو شرط ہے اس کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لیکن اگر ایک طلاق پر وہ کفایت نہیں کرنا چاہتا اور دوسری اور تیسری طلاق دینے کا متمنی ہے۔ تو پھر دوسری طلاق دوسرے طہر میں۔ یعنی پہلی طلاق کے بعد حیض کے دن گذار کر جب وہ پاک ہوتی ہے اس وقت دے۔ اور پھر تیسرے طہر میں تیسری طلاق دے طلاق کی یہ صورت شریعت کی اصل ہدایات کے مطابق ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ میاں بیوی کو ایک لمبے عرصہ تک سوچنے کا موقعہ مل جائے گا۔ اور اگر وہ عدت کے اندر لیکن تیسری طلاق سے پہلے مصالحت کرنی چاہیں گے تو مرد رجوع کر سکے گا۔ لیکن عدت یا تیسری طلاق کے بعد دوبارہ ان کا نکاح اس وقت تک نہیں ہو سکے گا جب تک کہ عورت حتیٰ تنکح زوجاً غیرہ والی مذکورہ شرط کو پورا نہ کرے۔ جو شخص شریعت کی ان ہدایات کو پیش نظر نہیں رکھتا اور پھر جب مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے تو شریعت کے اس حکم کی پناہ ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ شریعت کے احکام کی روح سے ناواقف ہے اور خدا کی نظر میں بہرحال گنہگار ہے۔

سوال ۷ :- طلاق نامہ پر اگر کسی گواہ کے دستخط نہ ہوں تو کیا یہ طلاق ناجائز ہے؟

جواب :- طلاق نامہ پر اگر گواہوں کے دستخط نہ ہوں تو اس سے طلاق پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ البتہ جھگڑے کی صورت میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ طلاق کب دی گئی۔ اگر عورت دعویٰ کرے کہ پہلے طلاق نہیں ہوئی اور مرد اس کا کوئی ثبوت پیش نہ کر سکے تو طلاق اس وقت سے متصور ہوگی۔ جبکہ مرد نے گواہوں یا قضاء کے سامنے اقرار کیا ہے کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہوئی ہے۔ اسی طرح اگر خاوند فوت ہو جائے اور بعد میں وارثوں میں اس طلاق کے واقع ہونے کا سوال پیدا ہو تو اس صورت میں بھی عدم ثبوت کی وجہ سے اس کے مطلقہ ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جا سکے گا۔

سوال ۸ :- کیا ایک وقت میں یا ایک خط میں تین طلاقیں اکٹھی دی جائیں تو تین طلاقیں ہوں گی یا ایک؟

جواب :- ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دینا ایک طلاق رجعی کا حکم رکھتی ہیں۔ ایسی طلاق کے بعد عدت کے اندر رجوع ہو سکتا ہے۔

علامہ ابن القیم فرماتے ہیں:- الصحابۃ کلھم ...... کانوا یرون الثلاث واحدۃ ...... وادعی بعض اھل العلم ان ھذا اجماع قدیم ولم یجمع الامۃ ولله الحمد علی خلافہ بل لم یزل فیھم من یفتی بہ قرنا بعد قرن ...... فتی بانھا واحدۃ الزبیر بن العوام وعبد الرحمٰن بن عوف ...... اما التابعون فافتی بہ عکرمۃ ...... وافتی بہ طاؤس وھکذا الی یومنا ھذا۔

(اعلام الموقعین صفحہ ۲۶ جلد ۲)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تین طلاقوں کو ایک رجعی طلاق سمجھا جاتا تھا۔ حضرت ابو بکر کے زمانہ میں تمام صحابہ اس بارہ میں ان کے ساتھ تھے یہاں تک کہ بعض اہل علم نے اس بارہ میں اجماع قدیم کا دعویٰ کیا ہے۔ ایسا اجماع کہ بعد میں آج تک کسی زمانہ میں بھی امت نے اس کے خلاف اجماع نہیں کیا۔ کیونکہ ہر زمانہ میں تین طلاقوں کو ایک رجعی طلاق قرار دینے والے علماء موجود رہے ہیں۔ مثلاً صحابہ کے زمانہ میں یعنی حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے بعد زبیر بن العوامؓ اور عبد الرحمٰن بن عوفؓ یہی فتوے دیا کرتے تھے۔ تابعین میں حضرت عکرمہ حضرت طاؤس اور بعض دوسرے تابعین کا یہی مسلک تھا۔ اس کے بعد تبع تابعین اور پھر ان کے اتباع کا یہی حال رہا۔ یہاں تک کہ آج بھی اس فتوے کے مطابق عمل کرنے والے موجود ہیں۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" (الہام حضرت مسیح موعود)

مشرقی افریقہ میں احمدی مجاہدین کے ذریعے سے تبلیغ اسلام

تبلیغی دورے۔ لٹریچر کی اشاعت۔ احمدیہ پریس کا قیام۔ نومسلمین کی تعلیم و تربیت

(از مکرم محمد منور صاحب واقف زندگی مقیم کسمو افریقہ)

رپورٹ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۴۹ء

بہت عرصے سے کمپالہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت کو ایک مرزدن پلاٹ مسجد کی تعمیر کے لئے ملا ہوا تھا۔ تعمیر کی میعاد کی توسیع اور بعض امور کی سرانجام دہی کے لئے مکرم جناب چوہدری عنایت اللہ صاحب قائمقام امیر جماعتہائے احمدیہ و رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ یوگنڈا تشریف لے گئے۔ احباب جماعت جنجہ و کمپالہ کو تنظیم۔ تعلیم و تربیت اور چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ایک افریقن احمدی نے آپ کی تحریک پر چار ایکڑ زمین سلسلہ کے لئے وقف کی۔ اللہ تعالےٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے۔ اور انہیں دین میں استقامت اور دنیا میں وسعت عطا فرمائے۔ آمین

محترم چوہدری صاحب نے ساری جائیداد کو تحریک جدید کے نام منتقل کرنے کے لئے قانونی مشورہ حاصل کیا۔ اور ضروری قدم اٹھائے۔ مسجد کے پلاٹ کی تعمیر کے لئے کوشش کی اور ستمبر ۱۹۵۰ء تک تعمیر کی میعاد میں توسیع کروا دی۔ ایک ہفتہ قیام کرنے کے بعد آپ نیروبی واپس تشریف لے آئے یوگنڈا میں۔ نزلہ۔ کھانسی اور چھینکوں کی پرانی بیماری میں مبتلا رہے۔ نیروبی پہنچتے ہی انفلوئنزا کے علاوہ نمونیہ بخار نے بھی شدت اختیار کر لی جس کے باعث کئی دن صاحب فراش رہے۔ نیروبی کے مشن ہاؤس کی تکمیل کروانے کے بعد عمارت پاس کروائی۔ مہمانخانہ۔ لائبریری۔ مشن ہاؤس اور سکول وغیرہ کی تعمیر کے لئے مسجد کے قریب پلاٹ حاصل کرنے کے لئے نیروبی میونسپلٹی کے ڈپٹی میئر سے ملاقات کی۔ مسجد ربوہ فنڈ میں پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ از راہ شفقت مشرقی افریقہ کی طرف سے ایک ہزار روپیہ کی رقم لکھوائی تھی۔ اسکی اطلاع موصول ہونے پر جماعت میں اس مبارک تحریک کو پیش کیا گیا۔ صرف نیروبی کے احباب نے ہی اس رقم کو پورا کر دیا۔ فجزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔ دوسری جماعتوں کو بھی ثواب میں شریک ہونے کے لئے آپ نے تحریک کی بخطبات جمعہ میں جماعتوں کو آئندہ آنے والے مصائب اور مشکلات کے مقابلہ کے لئے تیار رہنے کی تلقین فرماتے رہے مریضوں کی عیادت کے لئے بھی تشریف لے جاتے رہے۔

ٹبورا مشن

مولوی جلال الدین صاحب قمر اور معلم امری عبیدی صاحب ماہ زیر رپورٹ میں زیادہ تر احمدیہ پریس کے کام میں مصروف رہے۔ لوگوں کی توجہ اس کی طرف بڑھ رہی ہے اور کثرت سے آرڈر موصول ہو رہے ہیں۔ لیکن پریس کے نامکمل ہونے کی وجہ سے وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ دونوں بھائی ٹبورا سے دس میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے اور چند نوجوانوں کو اختلافی مسائل کی حقیقت سے آگاہ کیا۔ قیدیوں کو جیل میں جا کر تبلیغ کرتے رہے۔ گورنمنٹ سکول میں حسب دستور دینیات پڑھانے کے لئے بھی تشریف لے جاتے رہے

لنڈی مشن

مخالفت کی شدت کی وجہ سے مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر حسب منشا کام کر نہ سکے۔ ان کی طرف سے اطلاع آنے پر مشرقی افریقہ کی جماعتوں کی طرف سے افسران متعلقہ کو احتجاجی تاریں دی گئیں اور قیام امن کی درخواست کی گئی۔ سو الحمد للہ کہ مخالفت تقریباً ختم ہو گئی اور مولانا موصوف نے پانچ مقامات کا دورہ کر کے احمدیوں کو استقلال اور استقامت کی تلقین کی اور پچاس افراد کو زبانی تبلیغ کی۔ پنڈی اور دوسرے مقامات پر دو سو اشتہارات تقسیم کئے۔ منگویو کا بڑا امام جو مخالفت میں پیش پیش تھا خدا تعالےٰ نے اس کو ذلیل کر کے وہاں سے نکال دیا۔ چند دنوں کے بعد وہاں سخت آگ لگی۔ جس سے ستر مکانات جل گئے۔ ان دونوں واقعات کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کا جوش ٹھنڈا ہو گیا ہے اللہ تعالےٰ ان کو اور دوسرے لوگوں کو بھی صداقت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اروشہ مشن

مولوی عبد الکریم صاحب شرما انیس دن ٹانگا میں رہے اور باقی ایام اروشہ میں گذارے۔ اروشہ اور ٹانگا کی جماعتوں میں پانچ تقاریر کیں ۶۷ افراد کو تبلیغ کی اور دو صد کے قریب اشتہارات تقسیم کئے۔ زیر تبلیغ افراد میں۔ پاکستانی۔ ہندوستانی اور افریقن سب شامل تھے۔ ٹانگا میں تفسیر کبیر اور کشتی نوح کا درس صبح و شام دیتے رہے ہائی کمشنر فار انڈیا مقیم نیروبی جب دورہ کرتے ہوئے ٹانگا گئے۔ تو شرما صاحب نے دیگر احباب کی معیت میں ان سے ملاقات کر کے قادیان کے موجودہ حالات سے آگاہ کیا۔ اور افریقن احمدیوں کے وفد کے قادیان جانے کے بارے میں سہولت مہیا کرنے کے لئے کہا۔ برادر موصوف کی صحت خراب رہی۔ صحت کے لئے وہ دعا کی درخواست کرتے ہیں

ٹانگا مشن

مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب نے انیبونی۔ موینی کانگے۔ اروشہ۔ موشی اور ممباسہ کا دورہ کیا دوران سفر میں آپ نے نوصد ٹریکٹ ان مقامات پر۔ گاڑیوں میں اور اسٹیشنوں پر تقسیم کئے۔ ساٹھ افراد کو تبلیغ کی۔ جیل میں ایک تقریر کر کے ستر افراد کو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل سے آگاہ کیا۔ ایک ہسپتال میں پہنچکر عملہ کو لٹریچر دیا۔ آپ نے مکرم مختار احمد صاحب ایاز بی۔ اے جنرل سیکرٹری پراونشل جماعت احمدیہ ٹانگا اور مکرم شرما صاحب کے ساتھ آپا صاحب ہائی کمشنر فار انڈیا سے مل کر ان کی خدمت میں انڈین یونین سے قادیان کی واپسی کی سفارش کرنے کے لئے درخواست کی۔

اروشہ میں پہنچکر آپ کی توجہ تجارت کی طرف زیادہ رہی۔ انڈین۔ افریقن اور یوروپین افراد کو لٹریچر بھی دیتے رہے۔ ایک پارسی کو لائف آف محمد اور اسلامی اصول کی فلاسفی برائے مطالعہ دی اثنا عشریہ فرقہ کے امام انجبار سے اروشہ پہنچے۔ ان سے مل کر لٹریچر ان کی خدمت میں پیش کیا۔ ٹانگا میں قرآن شریف کا درس دیتے رہے دو افریقنوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ عید اور جمعہ کے خطبات دیئے۔ اور جماعت کو قربانیاں کرنے کی تحریک کی۔

نیروبی مشن

ماہ زیر رپورٹ میں مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل نے ایک سو ستر میل سفر کر کے تین مقامات کا دورہ کیا۔ نیروبی اور دیگر شہروں ۱۰۳۰ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور ۱۳۵ نفوس تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ نیروبی کی مرکزی جیل میں تین تقاریر کیں۔ سامعین ساٹھ کے لگ بھگ تھے۔ احمدیہ مسجد نیروبی میں عورتوں اور مردوں میں درس دیتے رہے۔ چار افریقنوں کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا اور مسائل دینیہ سمجھائے۔

کسمو مشن

برادر عزیز سید ولی اللہ شاہ صاحب نے نو مقامات کا دورہ کر کے دو صد افراد کو تبلیغ کی۔ اور ساڑھے تین صد ٹریکٹ تقسیم کئے۔ بٹیرے (BUTERE) مارکیٹ میں افریقن طلباء سے خاص طور پر گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ جن کو مناسب لٹریچر بھی دیا گیا۔ آپ نے ایک جمعہ کسمو میں پڑھایا اور باقی ریزرو میں۔ عید بھی ریزرو میں پڑھائی جس میں افریقن بھائیوں نے شرکت کی۔ تین افریقن بچوں کو نماز کا سبق اور یسرنا القرآن پڑھاتے رہے ایک فرد نے بیعت کی۔ الحمد للہ

خاکسار صرف دو دن کسمو کے علاقہ میں رہا۔ باقی ایام محترم رئیس التبلیغ صاحب کے ارشاد کے مطابق کینیا کالونی کے دورہ میں صرف ہوئے۔ ممباسہ۔ نیروبی۔ ککلگل۔ ایلڈوریٹ۔ نکورو اور مولو میں قیام کر کے پانصد بائیس افراد کو تبلیغ کی تین تقاریر عیسائیت کے متعلق کیں۔ حاضرین ۱۲۵ کے قریب تھے۔ گرجوں۔ ہسپتالوں اور سکولوں میں جا کر پادریوں۔ ڈاکٹروں اور اساتذہ و طلباء وغیرہ کو تبلیغ کی اور ٹریکٹ دیئے۔ سواحیلی کشتی نوح اور حضرت عیسےٰ کہاں فوت ہوئے؟ فروخت کیں۔ ایک ہزار ٹریکٹ سواحیلی۔ انگریزی اور اردو زبان میں انڈین۔ افریقن اور یوروپین میں تقسیم کئے۔ مارکیٹوں میں پہنچکر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی منادی کی۔ مجموعی لحاظ سے ۷۸۵ میل سفر کیا۔

اللہ تعالےٰ ہماری ناچیز کوششوں کو قبول فرمائے۔ اور تاریکی و ضلالت میں بھٹکتی ہوئی مخلوق کو آسمانی نور سے حصہ دے۔ آمین

اوکاڑہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال

اوکاڑہ ۵ مارچ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سندھ تشریف لے جاتے ہوئے اوکاڑہ اسٹیشن سے گذرے۔ گاڑی کے وقت سے قبل احباب جماعت اپنے آقا کی زیارت اور شرف ملاقات کے لئے پہنچے ہوئے تھے اور صف باندھ کر کھڑے تھے۔ جونہی گاڑی اسٹیشن پہنچی نعرہ تکبیر اسلام زندہ باد حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں کے ساتھ فضا گونج اٹھی۔ گاڑی کے ساکن ہونے اور ضبط کیا تھوڑی کے بعد دیگرے تمام احباب نے مصافحہ کیا اور حضور نے سب احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ حاضرین تقریباً تین صد کے لگ بھگ تھی۔ جس میں اوکاڑہ جماعت کے علاوہ ارد گرد سے مثلاً صدر گوگیرہ

سب سے بڑی سچائی یا سب سے بڑی حقیقت

(از مکرم مولوی اقبال احمد صاحب راجیکی)

دنیا پر اور دنیا کی چیزوں پر غور کرنے سے ہمیں بعض چیزوں کا وجود اور بعض چیزوں کے بعض خواص کا علم ہوتا ہے۔ ان حقائق کا نام سائنٹفک ٹرتھس رکھا جاتا ہے مثلاً ریڈیو کی ایجاد اور ان کے خواص۔ ایکسرے اور اس کے خواص X-ray اور ان کے خواص اٹامک انرجی اور اس کے خواص یہ سب حقائق ہیں جو معلوم کئے جا چکے ہیں۔ ان کے معلوم کرنے والوں کو دنیا بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور کہتی ہے کہ ان سائنسدانوں نے قدرت کے بہایت کارآمد رازوں کا انکشاف کیا اور ان سے دنیا کو فائدہ پہنچایا۔ لیکن ان سے بڑھ کر وہ لوگ ہیں اور کہیں بڑھ کر وہ لوگ ہیں جو مادہ کی اور نظام عالم کی آخری کڑی معلوم کرتے ہیں اور ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ مادہ خواہ کتنی ہی درمیانی کڑیوں سے گذرے آخر وہ اپنی آخری کڑی تک پہنچتا ہے اور اس مادہ کی existence اور بقا ایک قسم کی secondary agencies کے ذریعہ ہے جو ذی شعور ہیں اور intelligent ملائکۃ اللہ کہلاتے ہیں اور وہ secondary agencies ایک اور بہت بڑی ذی ارادہ اور ذی شعور طاقت کے درمیان کام کرتی ہیں اور وہ سب سے بڑی پاور اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ یہ لوگ ہمیں سائنسدانوں کی طرح مادہ کی درمیانی کڑیوں میں الجھا ہوا نہیں چھوڑ دیتے بلکہ ہمیں راستہ میں چھوڑنے کی بجائے نظام عالم اور مادہ کی آخری کڑی تک پہنچا دیتے ہیں۔ اس کا علم دیتے ہیں اس کے صفات بیان کرتے ہیں اور اس سے تعلق قائم کرنے کے ذرائع بتاتے ہیں اور اس سے فائدے حاصل کرنے کے اصول بتاتے ہیں۔ وہ اس آخری کڑی (ذات باری تعالیٰ) سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ اس کی باتیں خود سنتے اور پھر دنیا کو سناتے ہیں۔ وہ باتیں صرف باتیں ہی نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان میں آئندہ زمانہ کے واقعات پر روشنی پڑتی ہے۔ اور دنیا میں ہونے والے تغیرات بیان ہوتے ہیں۔ جو لوگ ان برگزیدوں کی ہدایت اور تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ وہ بھی اس آخری کڑی سے اپنا تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ اور درمیانی یعنی secondary agencies کو یعنی ملائکۃ اللہ اور آخری ہستی کو صرف علم کے طور پر ہی نہیں بلکہ حال کے طور پر جاننے اور محسوس کرنے لگتے ہیں۔ نظام عالم کا علم ادھورا اور ناقص رہ جاتا۔ اگر اس کی دریافت صرف سائنس دانوں کی کوششوں تک محدود رہتی۔ اس نظام کی حقیقت کی دریافت کی تکمیل کے لئے ان برگزیدہ وجودوں کی اہمیت صاف ظاہر ہے۔ وہ اپنے اعلیٰ حواس اور قویٰ کے ذریعہ سے ہمیں اعلیٰ ہستی کا پتہ دیتے ہیں اور ہمیں راستہ میں نہیں چھوڑتے بلکہ اس آخری کڑی سے تعلق قائم کر دیتے ہیں۔

یہ برگزیدہ لوگ جب اس علم کے سب سے زیادہ ماہر ہوں تو نبی کہلاتے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑ کر اس سے کثرت سے غیب کی خبریں پانے والے اور وہ خبریں دنیا کو بتانے والے۔ ان وجودوں کو اگر دنیا سے علیحدہ کر دیا جائے تو انسانی علم بالکل ناقص اور نامکمل رہ جاتا ہے۔ ان وجودوں سے الہام کی روشنی حاصل ہوتی ہے جس سے دنیا کے علوم میں بھی ترقی ہوتی ہے اور علم الٰہیات پر مکمل واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اذکروا موتاکم بالخیر کی روشنی میں جہاں عام مرنے والوں کا ذکر اچھے رنگ میں کرنا چاہئے وہاں ایسے لوگوں کا ذکر تو نہایت ہی ضروری ہے جو اپنے اخلاص تقویٰ دینداری اور خوش اخلاقی کی وجہ سے ایک نمایاں حیثیت رکھتے ہوں۔ اور ایسے لوگوں کے ذکر سے اخفاء برتنا جو دین کے لئے غیرت اور جوش رکھنے والے ہوں بڑی قدر ناشناسی ہے۔

ایسے ہی لوگوں میں جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ایک مخلص رکن مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم تھے۔ جن کی وفات کی خبر ... الفضل کے ذریعہ معلوم ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑے نیک۔ متواضع۔ احمدیت کے شیدائی سلسلہ کیلئے غیرت مند اور جوش رکھنے والے تھے۔ باوجود صحت کی کمزوری کے ہمت اور جانفشانی سے کام کرنے والے تھے۔

اکتوبر ۱۹۴۷ء میں مرکز کی ہدایت کے ماتحت ضلع سیالکوٹ میں احمدی احباب کی آبادکاری کے سلسلہ میں مجھے ان سے مل کر کام کرنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ان دنوں جس جانفشانی محنت اور اخلاص سے آپ نے کام کیا تھا۔ اس کا اثر آج تک میری طبیعت پر ہے اور اسی اثر کے نتیجہ میں ان دنوں میں نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست بھی کی تھی اور انہی دنوں سے اب تک مرحوم کی مجھ سے خط و کتابت بھی تھی۔ بڑے خوش اخلاق۔ زندہ دل اور محبت کرنے والے وجود تھے۔ حلقہ احباب بڑا وسیع تھا۔ دوستوں کی محفل کی جان ہوا کرتے تھے۔ جس سے ملتے بڑی خندہ پیشانی سے ملتے اور بڑی محبت سے پیش آتے سلسلہ کیلئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ تبلیغ کا ایک خاص جوش تھا۔ حق گو اور نڈر تھے۔ چنانچہ ان کی ملازمت کے دوران میں یہی چیز کئی دفعہ ان کی ترقی میں مانع بھی ہوئی۔ لیکن وہ اس کا ذرا بھی خیال نہیں کیا کرتے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات سے بڑی محبت کا اظہار کیا کرتے تھے۔ جب کبھی بھی ذکر کرتے چہرہ پر ایک عاشقانہ کیفیت ہوتی تھی۔ دینی تحریکات میں پیش پیش رہنے والے تھے۔

پچھلے سال میں نے انہیں ایک خط کے ذریعہ تحریک کی کہ وہ اپنے کسی لڑکے کو دینی تعلیم کیلئے مدرسہ احمدیہ میں بھجوائیں چنانچہ انہوں نے میری اس تحریک پر اپنے بعض دوستوں سے مشورہ کے بعد اپنے منجھلے لڑکے سید تفضل حسین صاحب کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرایا جو اس وقت دوسری جماعت میں ہے۔ جب بھی اس بچے کو خط لکھتے نہایت مفید نصائح فرماتے۔ وقار نفس پیدا کرنے کے لئے بچوں اور عزیزوں کو بڑے ادب سے خطاب کیا کرتے تھے دعا پر ہمیشہ زور دیتے تھے۔

بہرحال وہ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل فرمائے۔ اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اور نعماء اخروی سے وافر حصہ بخشے۔ اور ان کے بچوں اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار محمد شفیع اشرف واقف زندگی
جامعہ احمدیہ احمد نگر

ولادت

(۱) میرے ہاں خدا کے فضل سے تیسرا لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز عطا فرمائے اور خادم دین بنائے

خاکسار عبد العزیز چک جھٹہ سیکرٹری تبلیغ

(۲) اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ۲۷ جنوری ۱۹۵۰ء کو بعد نماز جمعہ ۳ اور ۴ بجے کے درمیان خاکسار کے ہاں پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام مبارک احمد تجویز فرمایا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خداوند کریم نومولود کی عمر دراز کرے اور اسے اسلام اور احمدیت کا سچا خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

عنایت اللہ شمیم ۶۳ کمرشل سٹریٹ بنگلور

درخواستہائے دعاء

(۱) میرا لڑکا سعید الحق کل سے بوجہ بخار بیمار ہے۔ احباب اس بچہ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد عبد الحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ

(۲) میرے لڑکے کی اپیل کی سماعت ۳-۳-۵۰ کو سیشن جج صاحب کی عدالت میں تھی۔ اب تاریخ فیصلہ ۱۰-۳-۵۰ مقرر ہوئی ہے۔ احباب اس کی بریت کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد شریف خاں پرائیویٹ ٹیوٹر لاہور

(۳) خاکسار بی۔ اے کا اور برادرم عزیزم مبارک احمد وسیم میٹرک کا امتحان امسال اپریل میں دے رہے ہیں۔ تمام احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ ہم اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

عبد الحفیظ خاں سلطانپورہ لاہور

جلسہ مصلح موعود

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۰ء بعد نماز ظہر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں بتقریب یوم مصلح موعود زیر صدارت چوہدری محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی سیکنڈ ماسٹر سکول ہذا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولوی شمس الدین صاحب سیال مولوی فاضل نے حضرت اقدس کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کے متعلق ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پیشتر اولیائے کرام نے بھی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اطلاع دی تھی۔ مولوی صاحب کی تقریر کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

غلام احمد نسیم قائد مجلس ہائی اسکول گھٹیالیاں

نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق دو ضروری تصدیقات

جماعتیں اپنے نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع مجھے بھجواتے وقت مندرجہ ذیل تصدیقات ضرور بھجوائیں۔

۱۔ پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی طرف سے کہ فلاں صاحب کو (یہاں نمائندہ کا نام درج کیا جائے) جماعت کے اجلاس عام میں متفقہ طور پر باکثرت آراء (جیسی صورت ہو) امسال مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ منتخب کیا ہے۔

۲۔ سیکرٹری مال کی طرف سے کہ فلاں صاحب جن کو امسال مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ منتخب کیا گیا ہے۔ ان کے ذمے چندہ کا کوئی بقایا نہیں ہے۔

نوٹ:۔ بقایا دار نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندار جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

احباب لٹریچر منگوائیں

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل لٹریچر دفتر نشرو اشاعت میں موجود ہے۔ احباب اس لٹریچر کو منگوا کر کثرت سے تقسیم کریں۔

۱۔ تحفۃ الندوہ۔ از تصنیفات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	۲/ فی نسخہ
۲۔ ایک غلطی کا ازالہ " حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	۱/ فی نسخہ
۳۔ احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ از تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	۱/ فی نسخہ
۴۔ تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع دس شرائط بیعت	-/۱۲ روپے سینکڑہ
۵۔ آیت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر از مولانا جلال الدین صاحب شمس	-/۸/۲ " "
۶۔ ضرورت نبوت از مولانا ابو العطاء صاحب فاضل	-/-/۴ " "
۷۔ امکان نبوت در خیر امت۔ از مولانا ابو العطاء صاحب فاضل	-/-/۴ " "
۸۔ وفات مسیح ۶ ٹریکٹوں کا ایک سیٹ از مولانا عبد الغفور صاحب فاضل	-/۸/۱ فی سینکڑہ
۹۔ کیا چین پاکستان پر خزاں لانے کے ارادے ہیں۔ سوچئے، سنبھلئے!	-/-/۴ روپیہ سینکڑہ

۱۰۔ قیام و استحکام پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مساعی از مولانا جلال الدین صاحب شمس فی نسخہ ۵/ ایک سو سے زائد کے لئے ۴/ فی نسخہ — محصول ڈاک ان قیمتوں کے علاوہ ہوگا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

اعلان برائے فوجی احباب

بعض فوجی احباب جہاں وہ تبدیل ہو کر جاتے ہیں۔ اپنی ماہوار آمد کی اطلاع وہاں کے امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب کو نہیں دیتے۔ جس سے حساب میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ فوجی احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ جب وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہو کر جاویں۔ اگر وہاں جماعت ہو تو وہاں کے امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب کو اپنی ماہوار آمد کی اطلاع ضرور دیا کریں تاکہ وہ حساب درست رکھ سکیں۔ اگر جماعت نہ ہو تو براہ راست مرکز کو اطلاع بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

اقوال و افکار

"قائد اعظم نے پاکستان کے حصول کے لئے تمام قوم کی مجموعی کوششوں سے بھی زیادہ کام کیا تھا"

آنریبل مسٹر لیاقت علیخاں وزیر اعظم پاکستان

" رفروری کو سبی دربار میں تقریر

"پاکستان جن علاقوں پر مشتمل ہے۔ وہ تین ہزار سال قبل مسیح سے تہذیب و تمدن کا گہوارہ رہے ہیں"

ہز ایکسی لینسی مسٹر محمد علی پاکستانی ہائی کمشنر متعینہ کناڈا

گلوب اینڈ میل ٹیچ پچ فس کلب میں تقریر

"اگر ہم اپنے دعووں کا کوئی ٹھوس عملی ثبوت نہ دیں۔ تو بار بار یہ کہنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ کہ پاکستان ایک اسلامی مملکت کی حیثیت سے غریبوں کا حامی اور ان کے فائدہ کا خواہاں ہے"

ہز ایکسی لینسی الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان

۱۲ رفروری کو کوٹری بیراج کا سنگ بنیاد رکھنے کے موقعہ پر تقریر

"ہمیں ملک گیری کی ہوس نہیں ہے ہم امن کے خواہاں ہیں۔ لیکن اپنی عزت یا ملکی وقار کو قربان کر سکتے نہیں"

آنریبل مسٹر لیاقت علیخاں وزیر اعظم پاکستان

۱۱ رفروری کو سبی دربار میں تقریر

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

برطانیہ کی دو بڑی پارٹیوں میں تعاون کی ضرورت

انتخابی نتائج پر اخباری تبصرے

لنڈن ریڈیو سے تمام اخبارات نے برطانوی انتخابات کے نتائج پر مفصل افتتاحیے قلمبند کئے ہیں جو میں لیبر حکومت کی تھوڑے سے ووٹوں کے ساتھ جیت پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے یہ انتخابات دور کے پرسکون انتخابات میں شمار کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن آخری مرحلے پر اتنے حیران کن ثابت ہوئے کہ ہماری تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ۱۸۵۲ء سے اب تک کبھی اتنا سخت مقابلہ نہیں ہوا اور دو شکستہ وقت پارٹیوں کی قسمت میں اتنی ڈرامائی تبدیلیاں نظر نہیں آئیں۔ سوشلسٹ جیت گئے ہیں لیکن قدامت پسندوں نے جو کچھ حاصل کیا وہ بھی ایک معمولی کارنامہ نہیں۔ ڈیلی ٹیلیگراف نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ ملک نے واضح طور پر یہ فیصلہ دیدیا ہے کہ اسے کسی ایسی مرکزی پارٹی کی ضرورت نہیں جو دو بڑی پارٹیوں کے درمیان اٹکی رہے۔ ہمارے ملک کی دانشمندانہ خواہش ہے کہ میدان میں دو ہی پارٹیاں نکلیں جن کے اصول اور پالیسی واضح طور پر مختلف ہوں اور دونوں اس حیثیت میں ہوں کہ وقت آنے پر حکومت کی باگ ڈور سنبھال لیں۔ اور انہیں ووٹروں کو انہی میں سے ایک پارٹی کی حمایت کا موقع دیا جائے جماعتی امتیاز کے بغیر انتخابات کا ایک اور پہلو آزادی پسندوں کے لئے اطمینان بخش ہے۔ کہ کمیونسٹ اور ان کے ساتھی امیدواروں کو مکمل شکست ہوئی ہے۔ کمیونسٹوں نے ایک سو امیدوار کھڑے کئے ان کی بہت بڑی اکثریت ضمانتیں ضبط کرا بیٹھی ہے۔ اور سب کو شکست ہو گئی ہے۔ گذشتہ پارلیمنٹ کے دو کمیونسٹ ممبر مسٹر گلیچر اور مسٹر پرائیٹن کو ان کے سوشلسٹ حریفوں نے ہرا دیا۔ اور یہ دونوں قدامت پسند امیدواروں سے برابر بھی ووٹ نہ حاصل کر سکے۔ نئے دار العوام میں کوئی کمیونسٹ ممبر نہیں ہوگا۔ برطانوی ووٹروں نے واضح ترین طریقے سے اس خیال کا مظاہرہ کر دیا ہے کہ وہ کسی آمرانہ پالیسی کو قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ خواہ اسے کتنی ہی خوبصورت شکل کیوں نہ دی جائے نیز برطانوی ووٹر کسی ایسے امیدوار کی مدد کرنے کو تیار نہیں جن کی وفاداری ملک سے باہر کی جماعتوں سے ہو۔

مصری بجٹ

قاہرہ ۷ مارچ۔ گذشتہ شب ۱۹۵۵ء کا مصری بجٹ منظور کر دیا ہے۔ یہ بجٹ ۱۹ کروڑ ۶۰ لاکھ مصری پونڈ کا ہے۔ (اسٹار)

برما سے چاول کی آمد

رنگون ۷ مارچ۔ برما نے آئندہ سال سے ۲۲ فروری تک تین لاکھ ساٹھ ہزار نو سو ستائیس ٹن چاول اور چاول سے بنی ہوئی اشیاء برآمد کیں۔ اس میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار ٹن جاپان نے خرید اہ

دوسرے بڑے گاہک یہ ہیں۔ لنکا ۹۰ ہزار ٹن۔ انڈونیشیا ۳۰ ہزار ۲ سو پچاس ٹن گوا۔ ۱۱ ہزار ۸ سو تاسی ٹن اور مشرقی افریقہ اور ماریشس ۹ ہزار ٹن۔ (اسٹار)

عرب بادشاہوں کی میٹنگ

دمشق ۷ مارچ۔ اگر عرب لیگ کے حلقوں میں اختلاف رہے قائم رہا۔ تو عرب بادشاہ شہزادگان اور ریاستوں کے صدر ایک اجلاس میں شریک ہوں گے۔ (اسٹار) کو باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب لیگ کونسل کے آئندہ اجلاس میں یہ امکان ہے اور ممکن ہے کہ اس میٹنگ کی ایک تاریخ مقرر کی جائے گی۔ (اسٹار)

سرحدی قبائل پاکستان کے ساتھ ہیں۔ "ٹائمز"

لنڈن ۷ مارچ۔ شمال مغربی سرحدی صورت حال پر ایک مقالہ میں۔ قبائلیوں کی پاکستان سے وفاداری پر زور دیتے ہوئے اخبار ٹائمز کے نامہ نگار خصوصی نے جو حال ہی میں پاکستان آیا تھا، اپنے میزبان ایک آفریدی بزرگ کے اس بیان کا حوالہ دیا ہے کہ "کشمیری مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔ اور اگر اقوام متحدہ نے جلد ہی کوئی تصفیہ نہیں کیا۔ تو ہم کشمیر جانے اور اپنے بھائیوں کو آزاد کرانے کے لئے تیار ہیں۔"

قبائلیوں نے آزادانہ طور پر پاکستان کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ اپنی وفاداری میں کوئی تبدیلی نہیں کریں گے۔ آفریدی بزرگ نے کہا کہ "قبائلی علاقہ پاکستان کے لئے ایسا ہے۔ جیسا انگلی کے لئے ناخن"

نامہ نگار کا بیان ہے کہ اس کے میزبان نے اکثر قبائلی لیڈروں اور باشندوں کے احساسات کا اظہار کیا تھا نامہ نگار مذکور نے بتایا۔ کہ کس طرح حکومت پاکستان نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ مغربی پاکستان کی ترقی سے قبائلی علاقوں اور ان کے باشندوں کو بھی فائدہ پہنچے۔ اس نے آخر میں بیان کیا کہ امن کے ساتھ اگر برطانوی صنعتوں کی امداد ملتی رہی۔ تو پاکستان کو خود اپنی ترقی یا قبائلیوں کی وفاداری کے متعلق کسی بات سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے

لیڈر بقیہ صفحہ (۲)

ہوا ان کی جگہ ایک اور قوم کو پیدا کرتا ہے۔ جو اس کا کام کرتی ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ وہ قوم وہی ہوتی ہے جو اس رسول کے گرد جمع ہو جاتی ہے۔ اور اصلاح حال کر لیتی ہے۔ چنانچہ اس جگہ اللہ تعالیٰ اس بات کو بھی واضح فرماتا ہے۔

"اور اے پیغمبر تیرا رب بے نیاز رحمت والا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم کو بچا دے یعنی مٹا دے اور تمہارے بعد جسے چاہے تمہارا جانشین بنا دے۔ اسی طرح جس طرح اس نے تم کو دوسروں کی اولاد میں سے پیدا کیا ہے۔" (الانعام ۱۳۵-۱۳۶)

آپ نے ۱۹۰۵ء میں جو یہ کہا تھا کہ

"تمام دنیا پر نظام باطل چھایا ہوا ہے ..... جس حال کو دیکھ کر آپ کا دل چیخ اٹھا ہو"

کیا اللہ کریم کو بھی اس کی خبر ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ جب جب دنیا پر ایسی بلکہ اس سے بھی کم تر بربادی آئی ہو تو اس کی سنت ہے کہ وہ ایک ہادی دنیا کی رہنمائی کے لئے بھیجتا ہے۔ کیا اب اس کی سنت بدل گئی ہے؟ ہرگز نہیں ولن تجد لسنۃ اللّٰہ تبدیلا۔

تو ہمارا یہی مطلب تھا کہ اب دنیا اس بربادی کے کنارے پر کھڑی ہے جب اللہ تعالیٰ اتمام حجت کے لئے اپنا رسول بھیجتا ہے۔ یہ اس کی سنت ہے۔

ہمارا خیال تھا۔ کہ مودودی صاحب کی اسلامی جماعت والے پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہوں گے اور عقلمند کو تو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے لیکن افسوس ہے کہ ہمارا خیال غلط نکلا۔ ہمارا خیال تھا۔ کہ وہ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ موجودہ دنیا انتہائی بربادی کے کنارے پر پہنچ چکی ہے۔ اور یہ ایک ایسا نازک لمحہ ہے۔ جب سنت اللہ پورے کار آتی ہے۔ اس لئے وہ ہم سے پوچھیں گے کہ آیا جس امام کو ہم پیش کرتے ہیں اس نے قرآن کریم کے مطابق اس فرض کو ادا کیا ہے۔ جس کے لئے ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول بھیجتا ہے۔ اگر وہ یہ پوچھتے تو ہم ان سے عرض کرتے کہ ہاں اس نے ایسا ہی کیا۔ عین قرآن کریم کے الفاظ کے مطابق کیا۔ مگر افسوس ہے غرور علم نے انہیں یہ سیدھی راہ اختیار کرنے سے باز رکھا۔ اور ایسی ایسی باتیں فرمانے لگے۔ جن کو قرآن کریم کی روشنی میں رکھا جائے۔ تو سوائے اس کے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا کہ ان کی باتیں ان کی سی ہیں۔ جن کے درمیان "مسلم" کا لفظ اپنے معنی زائل کر چکا ہے۔

ذرا موجودہ دنیا کا نقشہ سامنے رکھئے اور مندرجہ ذیل الفاظ پر غور فرمائیے۔ جو آج سے چالیس سال سے بھی پہلے کہے گئے تھے۔ اگر آپ تلاش حق کے مدعی ہیں تو ایک ایک لفظ پر غور فرمائیے۔

"اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا۔

..... یہ مت خیال کرو ..... کہ تمہارا ملک ہی محفوظ رہے گا۔ بلکہ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔

اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔

جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔

مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶-۲۵۷ تتمہ)

ہم جناب ابو نعیم صاحب صدیقی کی خدمت میں جو ف ماحقا دوران جس کا پردہ اٹھا کر بالمشافہ عرض کرتے ہیں کہ بیشک آپ اس کو "نبوت کا ڈرامہ" کہہ لیجئے جیسا کہ آپ نے ہمارے جلسہ ربوہ کے متعلق یادش بخیر "تسنیم" میں تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا لیکن ایسی صورت میں آپ بھی اس ڈرامہ کے ہی ایک اداکار ہیں کیونکہ نبوت کے ڈرامہ میں ہنسی اور ٹھٹھا کرنے والوں کی نمائندگی بھی ضروری ہے۔

آخر میں "سنت اللہ" کے متعلق قرآن کریم کا ایک اور ارشاد ملاحظہ فرمائیے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ (سورہ بینہ)

یعنی اللہ کی سنت کے مطابق یہ ممکن نہ تھا کہ ان لوگوں کو جنہوں نے یہودیوں اور مشرکین میں سے باطل پرستی اختیار کی ہوئی ہے یعنی اتنا باطل پھیل چکا ہے کہ نہ یہودی اور نہ مشرکین بت پرست اس سے بچے ہوئے ہیں۔ (جیسی کہ آج کل حالت ہے) یونہی چھوڑ دیا جاتا ضرور تھا کہ انہیں روشن دلیل سے یعنی ایسے رسول سے جو پاکیزہ صحیفے جن میں پاکیزہ کتابیں ہیں۔ پڑھ کر سنانے والا ہو الگ کیا جاتا۔ یعنی ایسے باطل کے زمانہ میں رسول کا آنا ضروری تھا۔ کیونکہ یہ سنت اللہ ہے کہ جب باطل کی تاریکیاں گہری ہو جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ رسول بھیجتا ہے (باقی)